4. نیچے دیے گئے حروف والے الفاظ تلاش کر کے تلفظ کی مشق کیجیے :

ا - ع ، ک - ق ، س - ش - ص ، گ - غ ، ج - ز - ذ

مثال : اَلَم - عَلَم

(1) ____________ | (2) ____________
(3) ____________ | (4) ____________

5. نیچے دیے گئے الفاظ کے ہم معنی الفاظ لکھیے :

(1) وصف - ____________ | (2) قوت - ____________
(3) مسرّت - ____________ | (4) جیون - ____________
(5) جنگ - ____________ | (6) امیر - ____________

6. نیچے دیے گئے الفاظ کے متضاد الفاظ دیجیے :

(1) پاس × ____________ | (2) آہستہ × ____________
(2) عالم × ____________ | (4) نرم × ____________
(5) خوش × ____________ | (6) ہارنا × ____________

7. نیچے دیے گئے الفاظ کے صحیح ہجے لکھیے :

(1) رکم - ____________ | (2) سخص - ____________
(3) انگریجی - ____________ | (4) تالیم - ____________
(5) عمریکہ - ____________ | (6) مسرّت - ____________

8. نیچے دیے گئے پیراگراف میں مناسب رموز واوقاف لگا کر خوشخطی سے اپنی بیاضوں میں لکھیے :

اپنے استاد کی مدد سے ہیلن نے دنیا کے مشہور ادیبوں کا مطالعہ کیا نہ صرف اتنا بلکہ اُن کا بریل رسم الخط میں ترجمہ بھی کیا اپنے آپ بھی کئی کتابیں لکھیں اُن کی آپ بیتی میری جیون کہانی دنیا کی 50 زبانوں میں شائع ہوئی۔

9. نیچے دی گئی خالی جگہوں میں ضمیر لگائیے :

(1) ہیلن عام بچوں کی طرح تھیں __________ چھ ماہ کی عمر میں گھٹنے کے بَل چلنے لگیں۔

(اُس، وہ)

(2) ایک کسان تھا۔ __________ کے چار بیٹے تھے۔ (اُس، یہ)

(3) بچے پڑھائی کر رہے ہیں۔کل __________ کا امتحان ہے۔ (اُس، اُن)

10. لغت کی ترتیب میں لکھیے :

امریکہ، پیدائش، بہرا، سایہ، فرمایا، نرم، لہجہ

سرگرمی

- یوم معذور، لوئی بریل اور ہیلن کیلر کے یومِ پیدائش منائیں۔
- 'جو ہمت ہارنے والے نہیں ہوتے، وہ ترقی کرسکتے ہیں۔' اس قسم کے واقعات کتب خانے سے حاصل کر کے پڑھیں اور جماعت میں پیش کریں۔

13 مولانا ابو الکلام آزاد

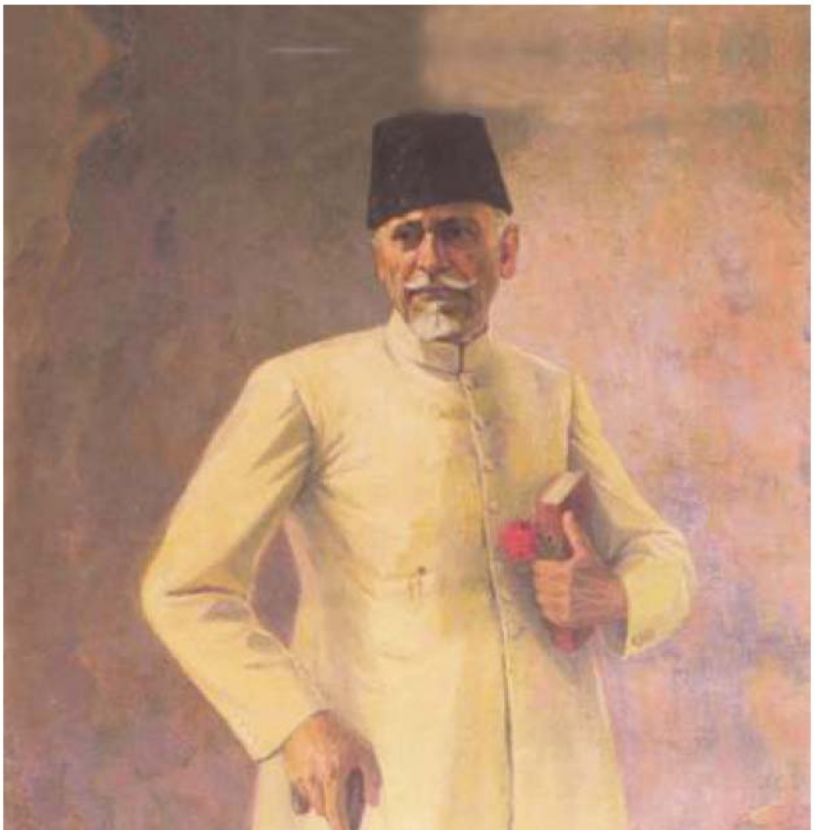

ہندوستان کی آزادی کے لیے جدوجہد کرنے والے مسلمان رہنماؤں میں مولانا ابو الکلام آزاد کا نام سرِ فہرست ہے۔ مولانا آزاد ایک مجاہد ہی نہیں بلکہ ایک شعلہ بیاں مقرر، بلند پایہ نثر نگار اور قابل صحافی بھی تھے۔ انہوں نے ہندستانیوں اور خاص کر مسلمانوں کے دلوں میں 'آزادی ہمارا پیدائشی حق ہے۔' کا جذبہ پیدا کیا۔ آیئے اس سبق میں مولانا ابو الکلام آزاد کا مختصر تعارف حاصل کریں۔

مولانا ابو الکلام آزاد کا اصل نام محی الدین احمد اور آزادؔ تخلص تھا۔ اُن کے والد کا نام محمد خیر الدین اور والدہ کا نام مسماۃ عالیہ تھا۔ مولانا ابو الکلام 11، نومبر 1888ء کو مکۂ معظّمہ میں پیدا ہوئے۔ اُن کے والد عالمِ دین اور مشہور واعظ تھے۔ انہوں نے اپنے والد سے اُردو، فارسی اور مذہبی

تعلیم حاصل کی۔ آپ کی مادری زبان عربی تھی۔ بچپن سے ہی علمی شوق اور کتابوں کے مطالعہ کا ولولہ تھا۔ جب گھر کے تمام لوگ سوجاتے تب وہ موم بتی جلا کر لحاف کے اندر پڑھتے۔ اس سلسلے میں اُن سے ایک لحاف بھی جَل گیا تھا۔ بچپن میں جو کھیل کھیلے جاتے ہیں، ان میں سے ایک بھی کھیل کھیلنے کا انھیں شوق نہیں تھا۔ 1892ء میں اُن کا پورا خاندان ہندستان آیا اور کلکتہ میں سکونت اختیار کی۔ گیارہ سال کی عمر میں ''نیرنگِ خیال' اخبار میں مضامین لکھنے شروع کیے۔ اُن کے مضامین اتنے پختہ ہوتے تھے کہ لوگ انھیں عمر رسیدہ مولانا سمجھتے تھے۔ کلکتہ میں 'الصباح' کے مدیر بنے۔ 1917ء میں کلکتہ میں اپنا ذاتی اخبار 'الہلال' جاری کیا۔ ملک اور قوم کو غلامی سے آزاد کرانے سے متعلق ان کی تحریروں اور تقریروں سے پورے ہندوستان میں بیداری کی لہر دوڑ گئی۔

بچپن سے ہی مولانا ابو الکلام کو سچ بولنے کی عادت تھی۔ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ اُن کا خاندان کسی کا مہمان ہوا۔ جس مکان میں وہ رہے، اس میں ایک باغ بھی تھا۔ ایک دِن مولانا آزاد ایک ٹوکری میں بہت سارے شریفے لے آئے۔ اُس پر اُن کی بڑی بہن فاطمہ بیگم کو یہ خیال آیا کہ یہ شریفے اس باغ کے ہیں اور وہ بِلا اجازت توڑ کر لائے ہیں۔ یہ بات سن کر انھیں بے حد دُکھ ہوا اور انھوں نے یہ کہتے ہوئے، 'میں چور ہوں'، 'کیا میں چور ہوں؟' تمام شریفے کنویں میں ڈال دیے۔ ''میں اِن شریفوں کو خرید کر لایا ہوں، آپ لوگ یہ سمجھے کہ میں انھیں چُرا کر لایا ہوں''۔ اُن کی بہن کا کہنا تھا کہ بچپن سے ہی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مولانا ابو الکلام آزاد کے چھوٹے سے جسم میں بہت بڑا دماغ ہو۔

مولانا ابو الکلام آزاد نے ہر موضوع پر قلم اُٹھایا۔ اُن کی تحریر کا ایک خاص انداز تھا۔ وہ اپنی تحریروں میں آیاتِ قرآنی اور اُردو فارسی کے اشعار کا استعمال اس طرح کرتے تھے، جسے پڑھ کر محسوس ہوتا تھا گویا انگوٹھی میں نگینے جڑ دیے ہوں۔ 'الہلال' کے مضامین سے لوگوں میں آزادی کے لیے بیداری پیدا ہونے پر حکومتِ بنگال نے اُس پر پابندی لگادی۔ ٹھیک ایک سال کے بعد مولانا ابو الکلام نے 'البلاغ' نامی نیا رسالہ جاری کیا۔

ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد میں مولانا ابو الکلام آزاد کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ وہ آزادی کی تحریک کے مجاہد تھے۔ اُن کے دو سیاسی کارنامے ہندوستان کی بڑی میراث ہیں۔ ایک یہ کہ انھوں نے قرآن وحدیث کی روشنی میں مسلمانوں کو راہِ راست پر لانے کی کوشش کی اور دوسرا یہ کہ ملک میں ہندو-مسلمان کے درمیان اتحاد پیدا کر کے

انگریزوں کے خلاف آزادی کی تحریک چلائی۔ اِس تحریک کی وجہ سے مولانا آزاد کو 1912ء میں پہلی مرتبہ گرفتار کیا گیا۔ وہ احمد نگر کے قلعہ میں نظر بند رہے۔ یہاں اُن کی ملاقات پنڈت جواہر لال نہرو اور اُن کے ساتھیوں سے ہوئی۔ وطن پرست مولانا ابو الکلام آزاد نے آزادی کی خاطر بے شمار قربانیاں دیں۔ اپنا آرام، نیند اور چین سب قربان کیا اور اپنی زندگی کا بڑا حصّہ جیلوں میں گزارا۔ گاندھی جی سے پہلی بار ملاقات ہونے کے بعد وہ زیادہ تر اُن ہی کی صحبت میں رہے۔

مولانا آزاد نے دہلی کی جامع مسجد میں ہندوستانی مسلمانوں کے ایک مجمع کو خطاب کیا۔ اُن کی تقریر کے ایک ایک لفظ سے دردمندی ٹپک رہی تھی۔ ''عزیزو! ستارے ٹوٹ گئے تو کیا ہوا، سورج تو چمک رہا ہے۔ اس سے کرنیں مانگ لو اور اندھیری راہوں میں بچھا دو، جہاں اُجالے کی سخت ضرورت ہے۔ آؤ عہد کریں کہ یہ ملک ہمارا ہے، ہم اُس کے ہیں اور اُس کی تقدیر کے بنیادی فیصلے ہماری آواز کے بغیر ادھورے ہی رہیں گے۔ تیسری راہ اسلام میں نہیں ہے۔ اسلام نے مسلمانوں کی قومیت کی بنیاد اس بات پر ہی رکھی ہے کہ وہ دنیا میں سچائی اور حقیقت کے گواہ ہیں اور ایک جگہ مولانا فرماتے ہیں، ''میری عبادت، میری قربانیاں، میرا جینا، میرا مرنا غرض کہ ہر چیز صرف اللہ رب العالمین کے لیے ہے، جو وحدہٗ لاشریک ہے۔ اسی قربانی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں اطاعت گزاروں میں سب سے آگے ہوں۔'' اپنی کامیابی کا راز بتاتے ہوئے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دل کو مرنے نہیں دیا۔ چاہے کوئی بھی حالت ہو، کوئی بھی جگہ ہو، اس کی تڑپ دھیمی نہیں پڑی۔''

آزادی حاصل ہونے پر مولانا آزاد کی علمی قابلیت کو مدِنظر رکھتے ہوئے انہیں بھارت کے پہلے وزیر تعلیم بننے کا شرف حاصل ہوا۔ مولانا نسوانی تعلیم کے حامی تھے۔ انہوں نے تعلیمی نظام کے لیے کئی کمیشن قائم کیے۔ یونیورسٹیاں اور ساہتیہ اکادمی، للت کلا اکادمی نامی مشہور ثقافتی ادارے بھی قائم کیے۔ اُن کی خدمات کو مدِنظر رکھتے ہوئے اُن کے پیدائشی دن کو حکومت نے 'یومِ تعلیم' کے نام سے منانے کا فیصلہ کیا۔ اتنا ہی نہیں اُن کے انتقال کے بعد 1992ء میں انہیں 'بھارت رتن' کے اعلیٰ خطاب سے بھی نوازا گیا۔ مولانا ابو الکلام آزاد کا انتقال 22، فروری 1958 کو دہلی میں ہوا۔ مولانا کا مقبرہ دہلی کی جامع مسجد کے باہر برآمدے میں ہے۔

الفاظ ومعانی

واعظ واعظ کرنے والا **عالم** علم جاننے والا **عقیدہ** دل میں جمایا ہوا یقین **فرد** ایک، شخص **ہفت روزہ** سات دِن والا **الصباح** صبح، سحر، صبح کی ہوا **مدیر** اخبار کا ایڈیٹر **الہلال** ابھی، اسی وقت **سیاسی** ملکی انتظام کے متعلق **تقریر** بیان، گفتگو **بیداری** شعوری حالت **مجاہد** جان قربان کرنے والا (خدا کی راہ میں لڑنے والا) **تحریک** جنبش، کسی بات کو شروع کرنا **گرفتار** پکڑ **محبّ وطن** وطن سے محبت کرنے والا **خطاب** اعزازی نام عطا ہونا **عہد** وقت، زمانہ **حامی** حمایت کرنے والا۔

محاورے

جد وجہد کرنا تحریک چلانا **نظر بند ہونا** حراست میں رکھنا، قیدی بنانا **دردمندی ٹپکنا** دُکھ ظاہر ہونا **بیداری کی لہر پیدا ہونا** لوگوں کا ہوشیار ہوجانا **عہد کرنا** قسم کھالینا، وعدہ کرلینا۔

زباندانی

- **مذکر-مؤنث :**
  - نیچے دیے گئے الفاظ پڑھیے :

    (1) لڑکی ، بکری ، مرغی ، کٹوری ، جالی ، بلّی

    (2) لڑکا ، راجا ، کالا ، پنکھا ، گھوڑا ، کتّا
  - اوپر دی گئی مثال نمبر (1) کے مطابق جن الفاظ کے پیچھے 'ی' لگایا جاتا ہے وہ مؤنث کہلاتے ہیں۔
  - اوپر دی گئی مثال نمبر (2) میں جن الفاظ کے پیچھے 'ا' لگایا جاتا ہے وہ مذکر کہلاتے ہیں۔

خودآموزی

1. **نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب ایک-ایک جملے میں دیجیے :**

   (1) مولانا ابوالکلام آزاد کہاں پیدا ہوئے تھے ؟

   (2) مولانا ابوالکلام آزاد نے اپنے والد صاحب سے کن کن زبانوں کا علم حاصل کیا تھا ؟

(3) مولانا ابوالکلام آزاد کا لکھنے پڑھنے کا شوق کیسا تھا ؟

(4) مولانا ابوالکلام آزاد نے کتنی عمر سے مضامین لکھنا شروع کیے تھے ؟

(6) حکومتِ ہند نے مولانا آزاد کے پیدائشی دِن کو کس نام سے منانے کا فیصلہ کیا؟

2. نیچے دیے گئے سوالوں کے سوچ کر جواب دیجیے :

(1) مولانا ابوالکلام آزاد کی کون سی خوبیاں آپ کو پسند آئیں ؟

(2) اس سبق میں آپ نے مولانا ابوالکلام آزاد کے علمی شوق کے متعلق معلومات حاصل کی۔ آپ اپنے علمی شوق کے متعلق بتائیے۔

(3) مولانا ابوالکلام آزاد کے کون سے دو کارنامے قابلِ تعریف ہیں ؟

(4) آزادی کی تحریک میں مولانا ابوالکلام آزاد کو کن عظیم شخصیتوں کا تعاون حاصل ہوا ؟

(5) وزیرِ تعلیم بننے کے بعد مولانا آزاد نے تعلیم کو بہتر بنانے کے لیے کون سے اِقدامات اُٹھائے ؟

3. ’بھارت رتن‘ بھارت سرکار کی طرف سے دیا جانے والا اعزاز ہے۔ مولانا آزاد کے علاوہ جنھیں ’بھارت رتن‘ سے نوازا گیا ہے، ایسی پانچ عظیم شخصیتوں کے نام معلوم کر کے لکھیے۔ 2014ء میں ’بھارت رتن‘ کا خطاب حاصل کرنے والی دو عظیم شخصیتوں کے متعلق اپنے اُستاد سے معلومات حاصل کیجیے۔

4. نیچے دیے گئے الفاظ کے ہم معنی الفاظ لکھیے :

(1) ہفت - ______ (2) گرفتار - ______

(3) مجاہد - ______ (4) اتحاد - ______

(5) عقیدہ - ______ (6) پیدائش - ______

5. نیچے دیے گئے الفاظ کے متضاد الفاظ لکھیے :

(1) غلامی × ______ (2) عالم × ______

(3) سچا × ______ (4) جاگنا × ______

(5) چین × ______ (6) ادھورا × ______

6. نیچے دیے گئے الفاظ کے صحیح ہجّے پر غور کیجیے :

(1) ابو الکلام (2) الہلال (3) البلاغ

(4) ساہتیہ (5) شخصیت (6) اعزاز

7. نیچے دیے گئے الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے :

(۱) مادری زبان : ____________________

(2) پیدائشی حق : ____________________

(3) قابلیت : ____________________

(4) تحریک : ____________________

(5) آزادی : ____________________

(6) بھارت رتن : ____________________

8. نیچے دی گئی خالی جگہوں میں مناسب حرف رکھیے :

(1) ________ زاد (عا، آ)

(2) ________ لم (ق، ک)

(5) ________ م (غ، گ)

(2) ________ یل (خ، کھ)

(4) ________ روع (س، ش)

9. نیچے دی گئی عظیم شخصیتوں کے نعرے تلاش کر کے لکھیے :

(1) گاندھی جی (2) وِنوبا بھاوے (3) سوامی وِویکانند

(4) سبھاش چندر بوز (5) لوک مانیہ تلک (6) جواہر لال نہرو

(7) ڈاکٹر آمبیڈکر (8) لوک مانیہ (9) مولانا ابو الکلام آزاد

سرگرمی

- مولانا ابو الکلام کی زندگی کے دو تین واقعات حاصل کر کے کلاس میں پیش کیجیے۔

✤

14 میں کیا بنوں گا ؟

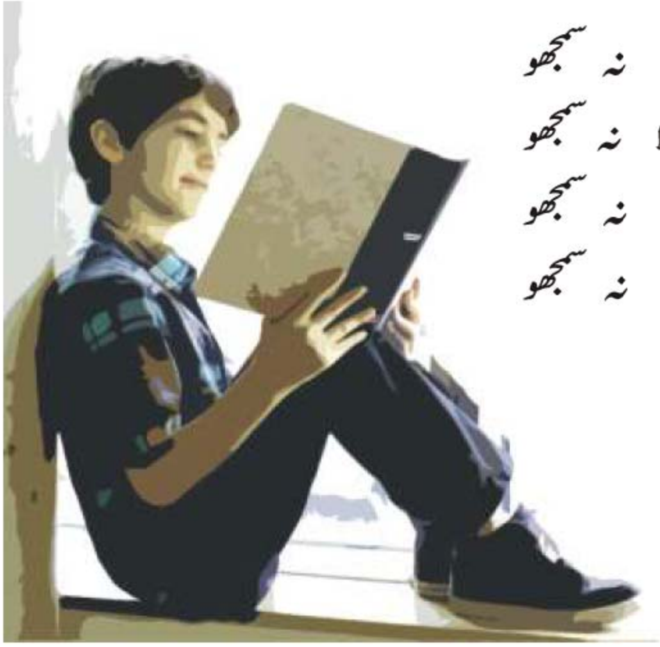

مجھے ایک ننھا سا لڑکا نہ سمجھو
مجھے اس قدر بھولا بھالا نہ سمجھو
مجھے کھیلنے ہی کا شیدا نہ سمجھو
سمجھتے ہو ایسا تو ایسا نہ سمجھو

سبق نیکیوں کے مجھے یاد ہوں گے
بہت سے ہنر مجھ سے ایجاد ہوں گے
بہت مجھ سے خوش میرے استاد ہوں گے
عزیز اور ماں باپ سب شاد ہوں گے

سچائی سے ہرگز نہ شرماؤں گا میں
بھلائی ہر اک سے کیئے جاؤں گا میں
مصیبت میں بالکل نہ گھبراؤں گا میں
برائی کی راہوں سے کتراؤں گا میں

میری گفتگو ہوگی ساری کی ساری
بہت اچھی اچھی بہت پیاری پیاری
میں بولوں گا محفل میں جب اپنی باری
تو ہوگی میری بات میں پائیداری

نہ میں دل دکھانے کی باتیں کروں گا
نہ ہرگز رلانے کی باتیں کروں گا
میں بلکہ ہنسانے کی باتیں کروں گا
دلوں کو ملانے کی باتیں کروں گا

الفاظ ومعانی

شیدا عاشق، دیوانہ **ہنر** فن، کاریگری **شاد** خوش **گفتگو** بات چیت **محفل** انجمن، سبھا **پائیداری** مضبوطی

زباندانی

- ایسے الفاظ جو پڑھنے میں یکساں آواز رکھتے ہیں لیکن اُن کے اِملا اور معنی میں فرق پایا جاتا ہے۔

مثال :

اقل - عقل	اقل - چھوٹا	عقل - ذہانت، ہوشیاری، سمجھ
اَلم - علم	اَلم - رنج، غم	عَلَم - جھنڈا، پرچم
ثمر - سمر	ثمر - پھل	سمر - دھوکا
صورت - سورت	صورت - شکل	سورت - قرآن شریف کی سورہ، شہر کا نام
سدا - صدا	سدا - ہمیشہ	صدا - آواز

خودآموزی

1. **نیچے دیے گئے سوالوں کے ایک جملے میں جواب دیجیے :**

(1) بچہ کس کا شیدا نہیں ہے؟

(2) بچہ کون سے سبق یاد رکھنا چاہتا ہے؟

(3) بچہ کیا ایجاد کرنا چاہتا ہے؟

(4) بچہ کس بات سے نہیں شرمانا چاہتا ؟

(5) بچے کی باتیں کیسی ہوں گی ؟

(6) لڑکا لوگوں کو ہنسانے کے لیے کیا کرنا چاہتا ہے؟

2. نیچے دیے گئے سوالوں کے دو-تین سطروں میں جواب دیجیے :

(1) بچہ اپنے آپ کو کیا سمجھنے کے لیے نہیں کہتا ؟

(2) بچہ کون سی خوبیاں پیدا کرنا چاہتا ہے ؟

(3) تیسرے بند میں بچہ کیا خواہش ظاہر کرتا ہے؟

(4) بچے کی گفتگو کی خوبیاں بیان کیجیے۔

(5) دلوں کو ملانے کے لیے بچہ کیا کرنا چاہتا ہے؟

3. نیچے دیے گئے اشعار کا مطلب سمجھائیے :

(1) بہت مجھ سے خوش میرے استاد ہوں گے — عزیز اور ماں باپ سب شاد ہوں گے

(2) سچائی سے ہرگز نہ شرماؤں گا میں — بھلائی ہر اک سے کیے جاؤں گا میں

4. نیچے دیے گئے اشعار مکمل کیجیے :

(1) مجھے ایک ننھا سا ______________

____

____

______________ ملانے کی باتیں کروں گا

5. ہدایت کے مطابق عمل کیجیے :

(1) آپ بڑے ہوکر کیا بنیں گے؟

(2) آپ اپنے والدین اور اُستاد کو کس طرح خوش رکھیں گے؟

(3) آپ مصیبت کا سامنا کس طرح کریں گے؟

(4) آپ بُرائی سے کس طرح بچیں گے؟

(5) لوگوں کو ہنسانے کے لیے آپ کیا کریں گے؟

6. نیچے دیے گئے لفظوں کے ہر ایک مجموعے میں بے میل لفظ پر O بنائیے :

(1) سچائی ، بھلائی ، بدی ، نیکی

(2) شرمانا ، گھبرانا ، کترانا ، کھیلنا

(3) پہاڑ ، زمین ، چاند ، سورج

(4) بلّہ ، گیند ، اسٹمپ ، ہاکی

7. نیچے دیے گئے الفاظ کو لغت کی ترتیب دیجیے :

ایک ، شیدا ، ہنر ، دل ، گفتگو ، پائیداری ، خوش

سرگرمی

- کتب خانے سے امنگ اور جوش پیدا کرنے والے گیت تلاش کر کے جماعت میں باترنم پیش کیجیے۔

✤

15 چنے ہوئے موتی

(1)

لو، جان بیچ کر بھی، جو علم وہنر ملے
جس سے ملے، جہاں سے ملے جس قدر ملے

اس شعر میں علم کی اہمیت بتائی گئی ہے۔علم جہاں سے ملے، جس قدر ملے، چاہے جان کی قربانی ہی کیوں نہ دینی پڑے، ہمیں علم حاصل کرنا چاہیے۔

(2)

ادب سے ہی انسان انسان ہے
ادب جو نہ سیکھے وہ حیوان ہے

ادب انسان کو سلیقہ سکھاتا ہے۔ بغیر علم کے انسان، انسان نہیں بلکہ حیوان یعنی جانور کے مانند ہوتا ہے۔

(3)

نہ سنو گر بُرا کہے کوئی
نہ کہو گر بُرا کرے کوئی
روک لو گر غلط کرے کوئی
بخش دو گر خطا کرے کوئی

ہمیں کسی کی بُری باتیں نہیں سُننی چاہیے، نہ ہی کسی کو بُرا کہنا چاہیے۔ اگر کوئی غلط راستے پر چلے تو اُسے روکنا چاہیے اور کوئی غلطی کرے تو اُسے معاف کردینا چاہیے۔

(4)

چور اُس کے پاس آسکتا نہیں
عِلم کی دولت چرا سکتا نہیں
صرف جتنا بھی کرو بڑھتا ہے علم
اور تم سے کیا کہوں میں کیا ہے علم

علم ایک ایسی قائم رہنے والی دولت ہے جسے چور چُرا نہیں سکتا۔ علم جتنا بھی خرچ کرو، بڑھتا رہتا ہے یعنی دوسروں کو علم دینے سے بڑھتا ہے۔ علم کے بہت سے فائدے ہیں۔

(5)

یہی ہے عبادت، یہی دین وایماں
کہ کام آئے دُنیا میں انساں کے انساں

دنیا میں انسان ایک دوسرے کے دُکھ بانٹے یہی سب سے بڑی عبادت، دین اور ایمان ہے۔

سیکھو بچو ! مل کر رہنا
مِل کر رہنا ہے اِک گہنا

پیارے بچو! آپس میں مِل جُل کر رہنا زندگی کا بہترین زیور ہے۔ اتحاد میں برکت ہے۔

(6)

ہر شے سے کتابوں کا خزانہ اچھا
مکتب سے نہیں کوئی ٹھکانہ اچھا
وہ اپنے عزیزوں کا ہو یا غیروں کا
تعلیم کا شوقین گھرانا اچھا

کتابوں سے بہترین کوئی خزانہ نہیں ہے کیوں کہ اُس سے علم حاصل ہوتا ہے۔ اسکول میں ہم علم حاصل کرتے ہیں۔ اسکول علم کا بہترین ٹھکانہ ہے۔ تعلیم سے خاندان کے لوگوں میں ادب اور سلیقہ پیدا ہوتا ہے، پھر چاہے وہ خاندان اپنا ہو یا پرایا۔

الفاظ ومعانی

جان بیچنا جان قربان کرنا خطا غلطی، بھول حیوان جانور صَرف کرنا خرچ کرنا گہنا زیور مکتب اسکول گھرانا خاندان

خود آموزی

1. نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب دیجیے :

(1) ہمیں علم کس طرح حاصل کرنا چاہیے؟

(2) ادب نہ سیکھنے سے انسان کیسا ہو جاتا ہے؟

(3) 'صَرف جتنا بھی کرو بڑھتا ہے علم'...شاعر نے ایسا کیوں کہا ہے؟

(4) شاعر نے مل جل کر رہنے کو گہنا کیوں کہا ہے؟

(5) تعلیم کا شوقین گھرانا کیوں اچھا ہوتا ہے؟

(6) دنیا میں سب سے بڑی عبادت کیا ہے؟

2. نیچے دیے گئے الفاظ کے ہم معنی الفاظ تلاش کرکے لکھیے :

(1) خزانہ - ____________

(2) حیوان - ____________

(3) خطا - ____________

(4) صَرف - ____________

(5) گہنا - ____________

(6) مکتب - ____________

3. نیچے دیے گئے الفاظ کے متضاد الفاظ لکھیے :

(1) انسان × ____________

(2) بُرا × ____________

(3) غلط × ____________

(4) بڑھنا × ____________

(5) غیر × ____________

(6) بہتر × ____________

4. چنے ہوئے ہر ایک موتی کو مناسب عنوان دیجیے :

شعر نمبر (1) ______ (2) ______

(3) ______ (4) ______

(5) ______ (6) ______

5. نیچے دیے گئے الفاظ کا استعمال کر کے جملے بنائیے :

(1) علم : ______

(2) انسان : ______

(3) بخش : ______

(4) صَرف : ______

(5) عبادت : ______

6. چنے ہوئے موتی کے دو-تین اشعار تلاش کر کے لکھیے ۔

سرگرمی

- اکائی میں دیے گئے 'چنے ہوئے موتی' از بر کر کے سنائیے۔

✤

اعادہ - 4

1. **نیچے دیے گئے سوالوں کے ایک- ایک جملے میں جواب دیجیے :**

(1) ہیلن کی آپ بیتی دنیا کی کتنی زبانوں میں شائع ہوئی ؟

(2) مولانا ابوالکلام آزاد کہاں پیدا ہوئے تھے؟

(3) لڑکا لوگوں کو ہنسانے کے لیے کیا کرنا چاہتا ہے؟

(4) علم کیسی دولت ہے؟

2. **نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب دیجیے :**

(1) ہیلن نے اپنی خودداری کو ٹھیس پہنچنے پر کیا ترکیب آزمائی ؟

(2) مولانا آزاد کے دو اہم کارنامے اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

(3) 'ادب سے ہی انسان انسان ہے' کے متعلق چار جملے لکھیے۔

(4) آپ کے پسندیدہ سبق آموز اشعار تلاش کر کے لکھیے۔

3. **نیچے دیے گئے الفاظ جدول میں تلاش کیجیے اور اُن پر O بنائیے :**

تعلیم ، مولانا ، تلاش ، اشعار ، عادل ، لڑکا ، چار ، آدم

ت	ع	ل	ی	م	ق	س	ے	ف
ل	ا	ڑ	ٹ	و	ھ	ج	ر	ذ
ا	د	ک	ھ	ل	ز	ن	چ	ع
ش	ل	ا	ی	ا	ش	ع	ا	ر
ب	ع	غ	س	ن	ا	آ	ر	ٹ
م	ل	ن	ت	ہ	ب	د	ل	غ
پ	ی	د	ا	ء	ش	م	ص	ض

4. نیچے چند الفاظ دیے گئے ہیں۔ اُن میں سے دو تین حرف پسند کر کے نئے الفاظ بنائیے :

(1) ابوالکلام - الم، بلا، کام، کلام، کل، کالا، مال

(2) بادشاہ - ____________________

(3) آزادی - ____________________

(4) موتی - ____________________

(5) انسان - ____________________

(6) مسلمان - ____________________

5. نیچے دیے گئے جملوں میں ضمیر کا استعمال کر کے دوبارہ جملے لکھیے :

(1) سمیر میرا دوست ہے۔ سمیر بنگلور میں پڑھائی کرتا ہے۔

(2) فہمیدہ نے خوبصورت پنجابی سوٹ پہنا ہے۔ فہمیدہ کا پنجابی سوٹ ہرے رنگ کا ہے۔

(3) عرفان ذہین لڑکا ہے۔ عرفان کی آواز سُریلی ہے۔

(4) ممتاز طالب علم ہے۔ ممتاز کو مہندی لگانا آتی ہے۔

(5) احمد طاقتور ہے۔ احمد کرکٹ کا اچھا کھلاڑی ہے۔

6. ہدایت کے مطابق عمل کیجیے :

(1) باغ میں دکھائی دینے والی مختلف چیزیں، درختوں اور پودوں کی فہرست تیار کیجیے :

چیز	درخت	پودے

(2) تیار کی ہوئی فہرست میں سے مذکر اور مؤنث میں درجہ بندی کیجیے :

مذکر	مؤنث

✤

اضافی پڑھائی

1 سارے جہاں سے اچھا

ڈاکٹر محمد اقبالؔ

یہ نظم مشہور شاعر ڈاکٹر محمد اقبال کی لکھی ہوئی ہے۔ اس میں وطن کے بارے میں خوبیوں کا اظہار کیا ہے اور اپنے وطن کو سارے جہاں سے اچھا بتاتے ہوئے ملک کے لوگوں کو مل جل کر رہنے کا پیغام دیا ہے۔

سارے جہاں سے اچّھا ہندوستاں ہمارا
ہم بُلبلیں ہیں اِس کی، یہ گُلستاں ہمارا
گودی میں کھیلتی ہیں اِس کی، ہزاروں ندیاں
گُلشن ہے جن کے دَم سے رشکِ جناں ہمارا
پربت وہ سب سے اُونچا، ہمسایہ آسماں کا
وہ سنتری ہمارا، وہ پاسباں ہمارا
غُربت میں ہوں اگر ہم، رہتا ہے دل وطن میں
سمجھو وہیں ہمیں بھی، دل ہو جہاں ہمارا
مذہب نہیں سِکھاتا آپس میں بَیر رکھنا
ہندی ہیں ہم، وطن ہے ہندوستاں ہمارا
اقبالؔ کوئی مَحرم اپنا نہیں جہاں میں
معلوم کیا کسی کو دردِ نِہاں ہمارا

الفاظ ومعانی

گلستاں باغ **غربت** وطن سے دُور **سنتری** چوکیدار **پاسباں** حفاظت کرنے والا **محرم** شناسا، رازدان **رشکِ جناں** جنّت سے اچھا۔

2 صحت اور صفائی

ہماری زندگی کا دارومدار جسمانی صحت پر ہے۔صحت کے لیے اچھی غذا، کھلی اور تازہ ہوا اور صفائی نہایت ضروری ہے۔گندگی سے طرح طرح کے کیڑے اور جراثیم پیدا ہوتے ہیں۔مکھیوں اور مچھروں کو تو ہم دیکھ سکتے ہیں، اور یہ بھی جانتے ہی کہ جہاں زیادہ گندگی ہوتی ہے، یہ وہیں زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ ہزاروں جراثیم ایسے ہوتے ہیں جنھیں ہم آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے۔ کیڑے مکوڑے اور بہت سے جراثیم انسان کی صحت کے دشمن ہیں۔ ان کو جیسے ہی موقع ملتا ہے، انسانی جسم پر حملہ کر دیتے ہیں۔ اس سے مختلف بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ بیماریوں سے محفوظ رہنے کے لیے بستی، محلّے ، گھر اور لباس کی صفائی کے ساتھ جسم کی صفائی بھی ضروری ہے۔

انسانی جسم میں جِلد کی بڑی اہمیت ہے۔ جِلد ہمارے جسم کا قدرتی لباس ہے۔ یہ ہمارے جسم کو باہر کی گندگی سے بچاتی ہے۔ جِلد کی دو پرتیں ہوتی ہیں۔ ایک بیرونی اور دوسری اندرونی۔ بیرونی پرت یعنی وہ حصّہ جو ہمیں نظر آتا ہے۔ اِس میں رگیں نہیں ہوتیں۔ جلد جب تک صحیح وسالم رہتی ہے، جسم میں جراثیم داخل نہیں ہوتے۔ جِلد کہیں موٹی ہوتی ہے کہیں پتلی۔جسم کے جو حصّے زیادہ استعمال ہوتے ہیں وہاں جِلد موٹی بھی ہوتی ہے اور سخت بھی جیسے تلوے اور ہتھیلی۔ لگاتار استعمال سے جلد کی بیرونی پرت گھستی رہتی ہے اور اسکی جگہ نئ پرت بنتی رہتی ہے۔ بیرونی پرت کے نیچے اندرونی پرت ہوتی ہے۔ اِس میں باریک رگیں ہوتی ہیں، جن میں خون گردش کرتا رہتا ہے۔ اس پرت کے نیچے پسینے کے غدود ہوتے ہیں۔

جِلد ہمارے جسم پر غلاف کی طرح منڈھی ہوتی ہے۔ یہ بہ ظاہر سپاٹ معلوم ہوتی ہے لیکن ایسا نہیں ہے۔ آپ نے کبھی سوچا کہ جسم کے اندر سے پسینہ کیسے نکلتا ہے؟ بات یہ ہے کہ ہماری جلد کو قدرت نے چھلنی کی طرح بنایا ہے۔ اس میں باریک باریک سوراخ ہوتے ہیں جنھیں مسام کہتے ہیں، ان سے پسینہ خارج ہوتا ہے۔ یہ مسام اتنے باریک ہوتے ہیں کہ صرف خوردبین کی مدد سے ان کو دیکھا جاسکتا ہے۔ ان کی تعداد اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ شمار کرنا مشکل ہے بس یوں سمجھ لیجیے کہ ایک مربّع سینٹی میٹر میں تقریباً ایک ہزار مسامات ہوتے ہیں۔

گرمی کے موسم میں ہمارے جسم سے پسینہ زیادہ نکلتا ہے۔ جسمانی محنت کرنے، کھیلنے کودنے اور ورزش کرنے سے بھی پسینہ خوب آتا ہے۔ پسینے کے ذریعے جسم کے بہت سے گندے اور فاضل مادّے خارج ہوجاتے ہیں۔ پسینے میں پانی، نمک اور کسی قدر چکنائی ہوتی ہے۔ آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ گرمی اور برسات میں بعض لوگوں کے جسم سے بو آتی رہتی ہے۔ یہ جسم سے نکلنے والے انھی مادّوں کی بو ہوتی ہے۔ نہانے سے یہ بو دور ہوجاتی ہے۔ اگر جِلد کی

صفائی نہ کی جائے تو باہر سے گردوغبار اور اندر سے نکلنے والے مادّے مسامات کو بند کردیتے ہیں اور پسینہ نہیں نکل پاتا۔ بدن پر مَیل جم جاتا ہے، جسم پر پھوڑے پھنسیاں نکلنے لگتی ہیں اور خارش ہوجاتی ہے۔ جسم سے گندے مادّے خارج نہ ہونے پر طبیعت میں سُستی اور کاہلی پیدا ہونے لگتی ہے۔

جسم کو صاف رکھنے کے لیے نہانا ضروری ہے تاکہ پسینے کے ذریعے نکلنے والے مادّے جلد پر نہ جم جائیں اور مسامات کُھلے رہیں۔ جسم کے جو حصّے زیادہ کھلے رہتے ہیں اُن پر گردوغبار بھی زیادہ جمتا ہے۔ ان کو باربار دھونا مفید ہے۔ نہانے کا مطلب صرف پانی ڈالنا نہیں، بلکہ جسم کو اچھی طرح رگڑ رگڑ کر صاف کرنا ہے۔ اس طرح جما ہوا مَیل دور ہوجاتا ہے، مسام کُھل جاتے ہیں اور جسم میں خون کی گردش تیز ہوجاتی ہے۔ چُستی پیدا ہوتی ہے۔ طبیعت فرحت اور تازگی محسوس کرتی ہے۔

نہانے کے لیے تازہ اور صاف پانی اچھا ہوتا ہے۔ موسم کے اعتبار سے گرم یا ٹھنڈے پانی سے بھی نہایا جاسکتا ہے۔ صابُن لگانے سے مَیل آسانی سے دور ہوجاتا ہے۔ نہانے کے بعد جِلد اور بالوں کو تولیے وغیرہ سے اچھی طرح خشک کرلینا چاہیے۔

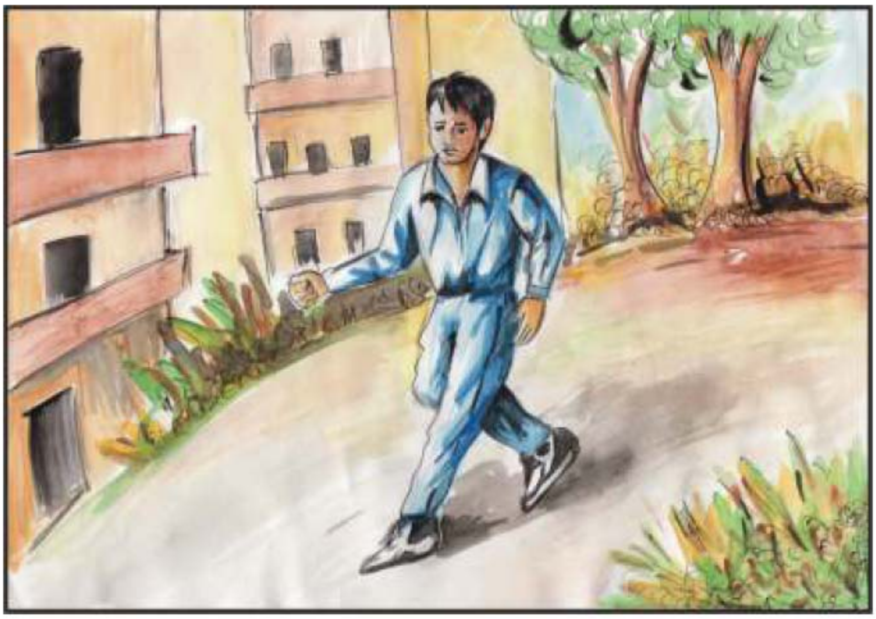

کھانا کھانے، ورزش یا جسمانی محنت کرنے کے فوراً بعد نہانا ٹھیک نہیں ہے۔ صبح سویرے نہانا سب سے اچھا ہے۔

بدن کی مالش بھی جِلد کے لیے مفید ہے۔ اِس سے دورانِ خون بھی ٹھیک رہتا ہے اور جِلد بھی نرم رہتی ہے۔

الفاظ ومعانی

دارومدار بنیاد، اصل **جراثیم** بہت چھوٹے کیڑے جو بغیر خوردبین کے نظر نہیں آتے۔ **اندرونی** اندر کا **بیرونی** باہر کا **گردِش** گھومنا، چکّر کاٹنا **غدود** جسم کے اندر کی گانٹھ، گلٹی **خوردبین** وہ آلہ جس سے چھوٹی چیزیں بڑی نظر آتی ہیں، Microscope **فاضل** ضرورت سے زیادہ، غیر ضروری **فرحت** تازگی، سرور **دورانِ خون** خون کی گردش، جسم میں خون کا چکّر لگانا۔

3 بیربل کی کھچڑی

اکبر بادشاہ کے دربار میں نورتن تھے۔ ان نورتنوں میں سے بیربل ایک تھے۔ بیربل اپنی عقل مندی اور چالاکی وہوشیاری کے لیے مشہور تھے۔ اپنی چالاکی سے وہ بادشاہ کو بھی ہرا دیتے تھے۔ اکبر بادشاہ اور بربل کے بارے میں بہت سے قصّے مشہور ہیں۔ لوگ انھیں بہت دلچسپی سے سنتے ہیں۔

ایک بار کی بات ہے اکبر بادشاہ کسی گاؤں سے ہوکر جارہے تھے۔ سردی کے دن تھے، گاؤں کے لوگ آگ جلا کر اس کے چاروں طرف بیٹھے باتیں کررہے تھے۔ جب بادشاہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں پہنچے تو ایک برہمن کہہ رہا تھا میں جمنا کے پانی میں ساری رات کھڑا رہ سکتا ہوں۔ اکبر کو اس بات کا یقین نہیں آیا۔ انھوں نے برہمن سے کہا کہ اگر تم ساری رات پانی میں کھڑے رہو تو میں تمھیں تھیلی بھر کر مہریں انعام میں دوں گا۔ برہمن اکبر کی بات مان گیا۔

اگلی رات برہمن جمنا کے ٹھنڈے پانی میں پوری رات کھڑا رہا۔ صبح وہ بادشاہ کے دربار میں آیا۔

بادشاہ نے حیرانی سے پوچھا کہ ''تم اتنی سردی میں ساری رات پانی میں کیسے کھڑے رہے؟''

برہمن نے ملائم لہجے میں کہا ''مہاراج، آپ کے راج محل سے دیپک کی روشنی باہر آرہی تھی۔ میں اُسے دیکھتے ہوئے ساری رات پانی میں کھڑا رہا۔''

بادشاہ نے کہا ''تو تم میرے دیپک کی روشنی میں ساری رات پانی میں کھڑے رہے، اب تمھیں کوئی انعام نہیں دیا جائے گا۔''

برہمن بہت دکھی ہوا۔ وہ اُداس ہوکر چلا گیا۔ اس وقت بیربل بھی دربار میں تھا۔ اس نے سوچا دکھی برہمن کی مدد کرنی چاہیے۔

دوسرے دن بیربل دربار میں نہیں آیا۔ اکبر کو فکر ہوئی کہ کہیں بیربل بیمار تو نہیں پڑ گیا۔ انھوں نے بیربل کو بلا بھیجا۔ بیربل نے کہا ''میں کھچڑی پکا رہا ہوں، کھچڑی پک جانے پر دربار میں حاضر ہوجاؤں گا۔''

اگلے دن بیربل کو پھر دربار میں نہ پاکر بادشاہ نے کچھ سوچا۔ پھر وہ بولے ''چلو خود ہی چل کر دیکھیں کہ بیربل

کیسی کھچڑی پکا رہا ہے۔"

جب بادشاہ بیربل کے گھر پہنچے تو انھوں نے دیکھا کہ ایک لمبے بانس کے اوپری سرے پر ایک ہانڈی لٹکی ہوئی ہے۔ ہانڈی کے کافی نیچے زمین پر بہت تھوڑی سی آگ جل رہی ہے۔ بادشاہ نے حیرانی سے پوچھا "نیچے تھوڑی سی آگ میں کھچڑی کس طرح پک سکتی ہے ؟" بربل نے نہایت نرمی سے جواب دیا کہ "محل کے دیپک سے برہمن کو گرمی مل سکتی ہے، وہ پوری رات پانی میں کھڑا رہ سکتا ہے تو اس آگ سے کھچڑی کیوں نہیں پک سکتی ؟"

اکبر کو بات سمجھ میں آ گئی۔ دوسرے دن انھوں نے بہت عزّت کے ساتھ برہمن کو دربار میں بلایا اور مہروں کی تھیلی انعام میں دی۔

✤

4 غزل

داغؔ دہلوی

ولادت : 1831ء　　　وفات : 1905ء

غزل اردو نظم کی ایک صنف ہے۔ جس میں ردیف اور قافیہ ہوتا ہے۔ اِس کی وجہ سے غزل مین نغمگی پیدا ہوتی ہے۔ شاعر اپنی بڑی بات کو چھوٹے سے شعر میں کہہ دیتا ہے۔ گویا کوزے میں سمندر۔ زبان کی صفائی اور روانی اِس غزل کی خوبی ہے۔

پھرے راہ سے وہ یہاں آتے آتے　　اجل رہ گئی تو کہاں آتے آتے

نہ جانا کہ دُنیا سے جاتا ہے کوئی　　بہت دیر کی مہرباں آتے آتے

چلے آتے ہیں دل میں ارمان لاکھو　　مکاں بھر گیا مہماں آتے آتے

نتیجہ نہ نکلا تھکے سب پیامی　　وہاں جاتے جاتے یہاں آتے آتے

سنانے کے قابل جو تھی بات اُن کی　　وہی رہ گئی درمیاں آتے آتے

بنا ہے ہمیشہ یہ دل باغ وصحرا　　بہار آتے آتے خزاں آتے آتے

نہیں کھیل اے داغؔ یاروں سے کہہ دو
کہ آتی ہے اردو زباں آتے آتے

الفاظ ومعانی

راہ راستہ　**اجل** موت　**پیامی** قاصد، پیام بر　**درمیان** بیچ　**صحرا** جنگل　**خزاں** پت جھڑ

✤

5 رحمت کا فرشتہ

آدھی رات گزر چکی تھی۔ چاندنی میں شہر مدینہ بہت ہی دلکش نظر آرہا تھا، ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا۔

حضرت طلحہؓ اپنے گھر سے باہر نکلے۔ راستے میں کھجور کے پیڑ کی آڑ میں کسی کا انتظار کرنے لگے۔ پچھلی رات کی یاد انہیں ستا رہی تھی۔ وہ سوچنے لگے۔

''آدھی رات گئے خلیفۂ عمرؓ کہاں جاتے ہوں گے؟ آج ضرور اس بات کا پتہ لگاؤں گا۔''

تھوڑی دیر بعد دور سے ایک آدمی آتا ہوا نظر آیا، ''کون آرہا ہے؟'' ہاں! یہ تو خلیفہ ہی ہیں۔

حضرت طلحہؓ ان کے پیچھے پیچھے گئے۔ خلیفہ ایک جھونپڑی کے اندر داخل ہوگئے۔ نہ سلام نہ کلام۔

''خلیفہ کا یہاں کیا کام؟ حضرت طلحہؓ حیران ہوگئے، وہ سوچتے ہوئے بڑی بے چینی سے اپنے گھر کی طرف چلے گئے۔

رات بھر نیند نہیں آئی۔ کروٹیں بدل بدل کر اسی فکر میں لیٹے رہے۔ جب صبح ہوگئی تو سیدھے اس جھونپڑی کے پاس پہنچے اور کہا ''السلام علیکم''۔

کوئی جواب نہیں ملا۔ انہوں نے دروازے پر دستک دی پھر بھی کوئی جواب نہیں۔ یہاں تو سلام کا جواب دینے والا بھی کوئی نہیں ہے! طلحہؓ بڑبڑانے لگے۔ اتنے میں گھر کے اندر سے کسی کے کراہنے کی آواز آئی۔

''کون ہے؟''

''میں ہوں طلحہؓ ''

''اندر آؤ، بیٹے!''

طلحہؓ اندر گئے۔ کیا دیکھتے ہیں، ایک بیچاری بوڑھی عورت بالکل کمزور ہڈی پسلی نکلی ہوئی ایک چارپائی پر بے حس پڑی ہے۔

''مجھے کچھ بھی دکھائی نہیں دیتا بیٹے'' بڑھیا نے بڑی مشکل سے کہا۔

''کیا آپ یہاں اکیلی رہتی ہیں؟'' طلحہؓ نے نرم لہجہ میں پوچھا۔

''ایک بیٹا تھا وہ بھی اللہ کو پیارا ہوگیا۔ اب میرا کوئی نہیں ہے۔''

''تو پھر آپ کی دیکھ بھال کون کرتا ہے؟''

''ہر روز رات کو ایک آدمی آتا ہے۔ مجھے نہلا دھلاتا ہے اور کھانا کھلا کر چلا جاتا ہے۔ بڑھیا نے دھیمی آواز میں کہا۔''

''کیا وہ آپ کا کوئی رشتہ دار ہے؟''

''نہیں بیٹے! میں اُس کو جانتی بھی نہیں۔ بس اُس نے مجھے اتنا بتایا۔ اللہ کا بندہ ہوں۔'' حضرت طلحہؓ کی آنکھیں بھر آئیں۔

الفاظ ومعانی

دلکش دل کو کھینچنے والا **سناٹا** سنسان، خاموشی، سکتے کا عالم **پیڑ** درخت **خلیفہ** مسلمانوں کا راجہ، نبی کا جانشین **بے حس** جو حرکت نہ کر سکے، جس کو احساس نہ ہو۔

محاورے

کروٹ بدلنا ایک پہلو سے دوسرا پہلو بدلنا۔ **دستک دینا** دروازہ کھٹکھٹانا۔ **کراہنا** دُکھ یا درد سے آہ آہ کرنا۔